جاوید احمد غامدی
ترجمہ و تحقیق: محمد رفیع مفتی/ محسن ممتاز

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۱ —

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:[1] كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ،[2] فَنَادَى رَجُلٌ آخَرَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي».

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کے مقام پر تھے، جب ایک آدمی نے دوسرے شخص کو 'ابوالقاسم' کے الفاظ سے آواز دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر اُس کی طرف متوجہ ہوئے تو اُس نے کہا: میری مراد آپ نہیں تھے۔ اِس پر آپ نے فرمایا: تم لوگ میرے نام پر نام رکھ سکتے ہو، لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔[1]

۱۔ رسول کی حیثیت سے آپ پر ایمان کے جو تقاضے اور آپ کے ساتھ معاملات کے جو آداب قرآن میں

بیان ہوئے ہیں، یہ ہدایت بھی اُنھی کی فرع ہے۔ مدعا یہ ہے کہ تم اپنے بیٹوں کو جس طرح اور جس بے تکلفی کے ساتھ پکار سکتے ہو، اُس سے یہ تاثر نہیں ملنا چاہیے کہ گویا مجھے ہی پکارا جا رہا ہے۔ اِس سے واضح ہے کہ یہ ہدایت آپ کے نام یا لقب اور آپ کی کنیت کو آپ کے زمانے میں ایک شخص کے لیے جمع کر دینے کے ساتھ خاص تھی۔ آپ کے بعد اب اِس طرح کے التباس کا کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ اِسے ہمیشہ کے لیے ممنوع قرار دیا جائے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۹۲۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے تنہا راوی انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے متابعات اِن مصادر میں دیکھے جا سکتے ہیں:

جامع ابن وہب، رقم ۵۱۔ مسند ابن جعد، رقم ۱۴۶۲۔ الطبقات الکبریٰ، ابن سعد ۱/۸۶۔ الادب، ابن ابی شیبہ، رقم ۲۷۹۔ مسند احمد، رقم ۱۲۱۳۰، ۱۲۲۱۸، ۱۲۷۳۱، ۱۲۹۶۱۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید، رقم ۱۴۰۸۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۴۰۶۔ صحیح بخاری، رقم ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۳۵۳۷۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۸۳۷، ۸۴۵۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۳۱، ۵۷۰۸۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۷۳۷۔ سنن ترمذی، رقم ۲۸۴۱۔ عوالی الحارث، رقم ۶۔ مسند بزار، رقم ۶۵۴۶، ۶۵۴۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۷۸۷، ۳۸۱۱۔ الکنیٰ والاسماء، دولابی، رقم ۲۱۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۷۲۴۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۱۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۳۲۵، ۱۹۳۲۶۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۱۹۱۷۶۔ الادب، بیہقی، رقم ۳۸۴۔

۲۔ بعض روایات مثلاً، مسند احمد، رقم ۱۲۷۳۱ میں 'البقیع' کے بجاے 'في السوق'، کے الفاظ اور بعض روایات مثلاً، مسند بزار، رقم ۶۵۴۶ میں 'في بعض سكك المدينة' (مدینہ کے کسی راستے) کے الفاظ آئے ہیں۔

۲

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: [۱] وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ [۲] فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ

عَيْنًا[3] فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي[4، 5] فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ»[6، 7].

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہمارے ایک آدمی کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اُس نے اُس کا نام قاسم رکھا۔ اِس پر انصار کے لوگوں نے کہا: ہم تمھیں ابوالقاسم کی کنیت سے پکاریں گے، نہ اِس طرح تمھاری آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ اُس نے یہ دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ، میرا بیٹا پیدا ہوا اور میں نے اُس کا نام قاسم رکھا ہے تو انصار کہتے ہیں: ہم تمھیں ابوالقاسم کی کنیت سے پکاریں گے اور نہ اِس طرح تمھاری آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: انصار نے صحیح بات کہی ہے۔ تم میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو، لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو، اِس لیے کہ قاسم صرف میں ہی ہوں۔[1]

۱۔ یہ راوی کی غلطی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غالباً وہی بات فرمائی ہو گی جو مسند احمد، رقم ۱۴۲۲۷ میں نقل ہوئی ہے، یعنی 'فإني أنا أبو القاسم، أقسم بينكم' (اِس لیے کہ ابوالقاسم میں ہی ہوں، میں خدا کی ہدایت تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں)۔ اِس سے ضمناً یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیت ابوالقاسم، کس رعایت سے اختیار فرمائی تھی۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۳۱۱۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی جابر بن عبداللہ انصاری

رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے متابعات جن مصادر میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں:

جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۸۶۷۔ جامع ابن وہب، رقم ۸۰۔ مسند طیالسی، رقم ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۵۶۔ مسند الحمیدی، رقم ۱۲۶۷۔ طبقات ابن سعد ۱/۵۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۹۲۵، ۲۵۹۲۷، ۲۵۹۲۹۔ الادب، ابن ابی شیبہ، رقم ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۴۔ مسند احمد، رقم ۱۴۱۸۳، ۱۴۲۲۷، ۱۴۲۴۹، ۱۴۲۹۶، ۱۴۳۵۷، ۱۴۳۶۳، ۱۴۳۶۴، ۱۴۹۶۳، ۱۴۹۶۴، ۱۴۹۷۳، ۱۵۱۳۰۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۰۲۳، ۱۱۱۲۔ صحیح بخاری، رقم ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۵۳۸، ۶۱۸۶، ۶۱۸۷، ۶۱۸۹، ۶۱۹۶۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۸۱۵، ۸۳۹، ۸۴۲۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۳۳، ۵۷۱۸، ۵۷۱۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۷۳۶۔ سنن ترمذی، رقم ۲۸۴۲۔ تاریخ ابن ابی خیثمہ، رقم ۱۸۹۶، ۱۸۹۸۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۹۱۵، ۱۹۲۳، ۲۰۱۶، ۲۳۰۲۔ الکنیٰ والاسماء، دولابی، رقم ۲۰۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۷۲۳۳، ۷۲۳۸، ۷۲۳۹، ۷۲۴۶، ۷۲۴۷۔ معجم ابن اعرابی، رقم ۲۱۶۲۔ جزء من حدیث خیثمہ، رقم ۲۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۱۶۔ مستدرک حاکم، رقم ۷۷۳۵۔ الآداب، بیہقی، رقم ۳۸۵۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۸۲۶۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۳۲۱، ۱۹۳۲۲، ۱۹۳۲۳، ۱۹۳۲۴، ۱۹۳۲۸۔

الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ یہ متن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہوا ہے۔ اِس کے شواہد ان مراجع میں ہیں:

جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۸۶۶۔ جامع ابن وہب، رقم ۷۲۔ مسند طیالسی، رقم ۲۵۴۱۔ مسند حمیدی، رقم ۱۱۷۸۔ مسند ابن جعد، رقم ۶۹۹۔ الادب، ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۹۲۴۔ مسند اسحاق، رقم ۱۸۰۔ مسند احمد، رقم ۷۳۷۷، ۷۳۷۸، ۷۶۵۴، ۷۷۲۸، ۹۰۹۴، ۱۰۷۲۶۔ مسند دارمی، رقم ۲۷۳۵، ۲۸۹۸۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۸۳۶۔ صحیح بخاری، رقم ۱۱۰، ۳۵۳۹، ۶۱۸۸۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۳۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۷۳۵۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۹۶۵۔ تاریخ ابن ابی خیثمہ، رقم ۹۴، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۰۶۳۔ الکنیٰ والاسماء، دولابی، رقم ۱۹۔ شرح معانی الآثار، رقم ۷۲۲۸، ۷۲۲۹، ۷۲۳۰، ۷۲۳۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۱۲۔ ناسخ الحدیث و منسوخہ، ابن شاہین، رقم ۴۸۰۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۶۰۰۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۴۱۸۷۔ مسند شہاب، رقم ۵۵۰۔ الآداب، بیہقی، رقم ۳۸۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۳۱۹۔

یہی مضمون محمد بن ابی بکر سے بھی الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ روایت ہوا ہے۔ اس کے شواہد یہ ہیں:

معرفۃ الصحابہ، ابو نعیم، رقم ۶۷۴۔ تاریخ دمشق، ابن عساکر ۱۰/۵۵۔

۲۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۴۱۸۳ میں 'فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا' (چنانچہ اُس نے چاہا کہ اُس کا نام محمد رکھے) کے الفاظ آئے ہیں، اور مسند احمد، رقم ۱۵۱۳۰ میں انصار کا یہ جملہ بھی بیان ہوا ہے: 'لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيهِ مُحَمَّدًا بِاسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' (ہم تمھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اِس کا نام نہ رکھنے دیں گے)۔

۳۔ بعض روایات، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۶۱۸۷ میں اِس کے بجاے انصار کے الفاظ 'قَالُوا: لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' (انھوں نے کہا: ہم اِس سے تمھاری کنیت قبول نہیں کریں گے، جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں) روایت ہوئے ہیں۔

۴۔ بعض روایات، مثلاً مسند طیالسی، رقم ۱۸۵۶ میں 'سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي' (میرے نام پر نام رکھ لو اور میری کنیت نہ رکھو) کے بجاے 'مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَكْتَنِي بِكُنْيَتِي، وَمَنِ اكْتَنَى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّيَنَّ بِاسْمِي' (جو میرے نام پر نام رکھے تو وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت رکھے، وہ ہرگز میرے نام پر نام نہ رکھے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۵۔ بعض روایات، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۲۱۳۲ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اُس کے بیٹے کا نام رکھنے کا ذکر 'اِسْمُ ابْنِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰن' (تمھارے بیٹے کا نام عبد الرحمٰن ہوگا) کے الفاظ میں ہوا ہے۔

۶۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۴۲۲۷ میں 'فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ' (میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں) کے بجاے 'فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، أُقْسِمُ بَيْنَكُمْ' (یقیناً میں ابو القاسم ہوں، میں تمھارے مابین تقسیم کرنے والا ہوں) کے الفاظ آئے ہیں، اور بعض روایات، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۹۲۷ میں 'فَإِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أُقْسِمُ بَيْنَكُمْ' (مجھے تو بس قاسم بنایا گیا ہے، میں تمھارے مابین تقسیم کرنے والا ہوں) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں، اِسی طرح بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۴۲۴۹ میں 'فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا بَيْنَكُمْ' (میں تو تمھارے درمیان تقسیم کرنے والے کی حیثیت سے مبعوث ہوا ہوں) کے الفاظ ہیں۔

۷۔ بعض روایات، مثلاً معرفۃ الصحابہ، ابو نعیم، رقم ۶۷۴ میں نومولود لڑکے کے حوالے سے 'كَنَّاهُ النَّبِيُّ بِأَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ' (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی کنیت ابو عبد الملک رکھی) کے الفاظ آئے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۳

عَنْ عَبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ أَبي عَمْرَةَ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: [1] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَجْمَعُوا بيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي [2]».

عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اور میری کنیت ایک ساتھ اختیار نہ کرو۔ [1]

۱۔ روایتوں کا جو مدعا ہم نے سمجھا ہے، یہ اُسی کی تائید ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۳۰۸۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کے چچا ہیں۔ اِس کے متابعات درج ذیل کتب میں موجود ہیں:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۹۲۸۔ الادب، ابن ابی شیبہ، رقم ۲۶۳۔ مسند اسحاق، رقم ۱۲۷۵۔ مسند احمد، رقم ۱۵۷۳۴، ۲۳۰۸۱۔ تاریخ ابن ابی خیثمہ، رقم ۱۸۹۳۔ مسند رویانی، رقم ۱۴۹۷۔ معجم الصحابہ، ابن قانع ۱/۸۵۔

یہ متن الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہوا ہے۔ اِس کے شواہد درج ذیل کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں:

مسند اسحاق، رقم ۱۸۱۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۸۴۴۔ الطبقات الکبریٰ ۱/۸۵۔ سنن ترمذی، رقم ۲۸۴۱۔ الکنیٰ والاسماء، دولابی، رقم ۲۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۱۴، ۵۸۱۵، ۵۸۱۷۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۱۳۴۳۔ ناسخ الحدیث و منسوخہ، ابن شاہین رقم ۴۷۴۔ دلائل النبوۃ، بیہقی ۱/۱۶۲۔

۲۔ بعض روایات، مثلاً مسند اسحاق، رقم ۱۸۱ کے الفاظ 'مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يُكَنِّي بِكُنْيَتِي، وَمَنِ اكْتَنَى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِي' (جو میرا نام رکھے، وہ میری کنیت اختیار نہ کرے اور جو کنیت اختیار کرے، وہ میرے نام پر نام نہ رکھے) ہیں۔

المصادر والمراجع

أبي حاتم عبد الرحمٰن الرازي. (١٤٢٧هـ/٢٠٠٦م). **العلل**. ط ١. تحقيق: فريق من الباحثين بإشراف وعناية د/ سعد بن عبد الله الحميد و د/ خالد بن عبد الرحمٰن الجريسي. الرياض: مطابع الحميضي.

ابن أبي حاتم عبد الرحمٰن الحنظلي. (١٢٧١هـ/١٩٥٢م). **الجرح والتعديل**. ط ١. حيدر آباد الدكن. الهند: طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

ابن أبي شيبة عبد الله بن محمد. (١٤٢٠هـ/١٩٩٩م). **الأدب لابن أبي شيبة**. ط١. تحقيق: د. محمد رضا القهوجي. لبنان: دار البشائر الإسلامية.

ابن أبي شيبة عبد الله بن محمد. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار**. ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن الأعرابي أبو سعيد أحمد بن محمد. (١٤١٨هـ/١٩٩٧م). **معجم ابن الأعرابي**. ط١. تحقيق وتخريج: عبد المحسن بن إبراهيم. السعودية: الناشر: دار ابن الجوزي.

ابن الجعد على البغدادي. (١٤١٠هـ/١٩٩٠م). **مسند ابن الجعد**. ط١. تحقيق: عامر أحمد حيدر. بيروت: مؤسسة نادر.

ابن حبان محمد بن حبان. (١٤٢٠هـ/٢٠٠٠م). **المجروحين من المحدثين**. ط١. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. دار السميعي.

إبن حبان أبو حاتم محمد البُستي. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **لسان الميزان**. ط ٣. تحقيق: دائرة المعرف النظامية الهند. بيروت: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤١٧هـ/١٩٩٧م). **تحرير تقريب التهذيب**. ط ١. تاليف: الدكتور بشار عواد معروف، الشيخ شعيب الأرنؤوط. بيروت: لبنان. مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٣هـ/١٩٨٣م). **طبقات المدلسين**. ط ١. تحقيق: د. عاصم بن عبد الله القريوتي. عمان: مكتبة المنار.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **النكت على كتاب ابن الصلاح**. ط ١. تحقيق: ربيع بن هادي المدخلي. المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية.

ابن راهويه إسحٰق بن إبراهيم. (١٤١٢هـ /١٩٩١م). **المسند**. ط١. تحقيق: د.عبد الغفور بن عبد الحق. المدينة المنورة: مكتبة الإيمان.

ابن رجب عبد الرحمٰن السلامي. (١٤٠٧هـ/١٩٨٧م). **شرح علل الترمذي**. ط١. تحقيق: الدكتور همام عبد الرحيم سعيد. الأردن: مكتبة المنار (الزرقاء).

ابن سعد أبو عبد الله محمد الهاشمي. (١٤٠٨هـ). **الطبقات الكبرى**. ط٢. تحقيق: زياد محمد منصور. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

ابن شاهين أبو حفص عمر بن أحمد. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **ناسخ الحديث ومنسوخه**. ط١. تحقيق: سمير بن أمين الزهيري. الزرقاء: مكتبة المنار.

ابن عدي عبد الله بن عدي الجرجاني. (١٤١٨هـ/١٩٩٧م). **الكامل في ضعفاء الرجال**. ط ١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، علي محمد معوض. بيروت: الكتب العلمية.

ابن عساكر أبو القاسم علي بن الحسن. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **تاريخ دمشق**. ط١. بيروت: دارالفكر.

ابن قانع أبو الحسين عبد الباقي. (١٤١٨هـ). **معجم الصحابة**. ط١. تحقيق: صلاح بن سالم المصراتي. المدينة المنورة: مكتبة الغرباء الأثرية.

ابن الكيال ابو البركات محمد بن احمد. (١٤٢٠هـ/١٩٩٩م). **الكواكب النيرات**. ط ٢. تحقيق: عبدالقيوم عبد رب النبي. مكة مكرمة: المكتبة الامدادية.

إبن ماجه محمد بن يزيد القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجه**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن المِبرَد يوسف بن حسن الحنبلي. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **بحر الدم فيمن تكلم فيه الإمام أحمد بمدح أو ذم**. ط ١. تحقيق وتعليق: الدكتورة روحية عبد الرحمٰن السويفي. لبنان، بيروت: دار الكتب العلمية.

ابن المديني علي بن عبد الله السعدي. (١٩٨٠م). **العلل**. ط ٢. تحقيق: محمد مصطفى الأعظمي. بيروت: المكتب الإسلامي.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ابن معين يحيى بن معين البغدادي. (١٣٩٩هـ/١٩٧٩م). **تاريخ ابن معين**. ط ١. تحقيق: د. أحمد محمد نور سيف. مكة المكرمة: مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي.

ابن وهب أبو محمد عبد الله. (١٤٢٥هـ/٢٠٠٥م). **الجامع**. ط١.تحقيق: الدكتور رفعت فوزي، والدكتور علي عبد الباسط. د.م: دار الوفاء.

أبو اسحاق الحويني. (١٤٣٣هـ/٢٠١٢م). **نثل النبال بمعجم الرجال**. ط ١. جمعه ورتبه: أبو عمرو أحمد بن عطية الوكيل. مصر: دار ابن عباس.

ابو بكر أحمد بن أبي خيثمة. (١٤٢٧هـ/٢٠٠٦م). **التاريخ الكبير/تاريخ ابن ابي خيثمة**. ط١. تحقيق: صلاح بن فتحي هلل. القاهرة: الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر.

أبو الحسن خيثمة بن سليمان. (٢٠٠٤م). **جزء من حديث خيثمة**. ط١. الناشر: مخطوط نُشر في برنامج جوامع الكلم.

أبو داود سليمان بن الأشعث السَّجِسْتاني. (١٤٠٣هـ/١٩٨٣م). **سؤالات أبي عبيد الآجري أبا داود السجستاني في الجرح والتعديل**. ط ١. تحقيق: محمد علي قاسم العمري. المدينة المنورة: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية.

أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني. (١٤٣٠هـ/٢٠٠٩م). **سنن أبي داود**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط وآخرون. دار الرسالة العالمية.

أبو عبد الله محمد بن سلامة. (١٤٠٧هـ/١٩٨٦م). **مسند الشهاب**. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **معرفة الصحابة**. ط١. تحقيق: عادل بن يوسف العزازي. الرياض: دار الوطن للنشر.

أبو يعلى أحمد بن علي التميمي. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **المسند**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (١٤٢٢هـ/٢٠٠١م). **العلل و معرفة الرجال**. ط ٢. تحقيق و تخريج: د وصي الله بن محمد عباس. الرياض: دار الخاني فرقد فريد الخاني.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **العلل و معرفة الرجال**. ط ١. تحقيق و تخريج:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

د وصي الله بن محمد عباس. بيروت: المكتب الإسلامي. الرياض: دار الخاني.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

البخاري أبو عبد الله محمد بن إسمٰعيل.(١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: زهير الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البخاري ابو عبد الله محمد بن إسمٰعيل. (١٤٠٩هـ/١٩٨٩م). **الأدب المفرد**. ط٣. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار البشائر الإسلامية.

البخاري محمد بن إسمٰعيل الجعفي. (٢٠٠٩م). **التاريخ الكبير**. تحقيق: السيد هاشم الندوي. بيروت: دار الفكر.

البخاري محمد بن إسمٰعيل الجعفي. (١٣٩٧هـ/١٩٧٧م). **التاريخ الأوسط**. ط ١. حلب. القاهرة: دار الوعي مكتبة دار التراث.

البزار أبو بكر أحمد بن عمرو. (٢٠٠٩م). **مسند البزار**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين. (١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م). **السنن الكبرى**. ط٣. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. بيروت: دار الكتب العلمية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين. (١٤١٢هـ/١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. دمشق: دار قتيبة.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين. (١٤١٢هـ/١٩٩١م). **الآداب**. ط١. تحقيق: ابو عبد الله السعيد المندوه. بيروت: مؤسسة الكتب الثقافية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين. (١٤٠٥هـ). **دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة**. ط١. بيروت: دار الكتب العلمية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين. (١٤٢٣هـ/٢٠٠٣م). **شعب الإيمان**. ط١. تحقيق: الدكتور عبد العلي. الرياض: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع.

الترمذي أبو عيسى محمد بن عيسى. (١٣٩٥هـ/١٩٧٥م). **سنن الترمذي**. ط ٢. تحقيق وتعليق:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

أحمد محمد شاكر (ج١، ٢) ومحمد فؤاد عبد الباقي(ج٣) وإبراهيم عطوة عوض المدرس في الأزهر الشريف (ج٤، ٥). مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

الحارث بن محمد بن أبي أسامة. (١٤١١هـ). **عوالي الحارث بن أبي أسامة**. ط١. تحقيق: عبد الله عبد العزيز الهليل. بيروت: دار الفكر.

الحاكم أبو عبد الله محمد بن عبد الله. (١٤١١هـ/١٩٩٠م). **المستدرك على الصحيحين**. ط١. تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

الحميدي أبو بكر عبد الله بن الزبير. (١٩٩٦م). **المسند**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن سليم أسد الداراني. دمشق: دار السقا.

خالد الرباط سيد عزت عيد. (١٤٣٠ هـ/٢٠٠٩م). **الجامع لعلوم الإمام أحمد (الأدب والزهد)**. ط١. مصر: دار الفلاح للبحث العلمي وتحقيق التراث.

الدارقطني علي بن عمر. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **العلل الواردة في الأحاديث النبوية**. ط ١. تحقيق وتخريج: محفوظ الرحمٰن زين الله السلفي. الرياض: دار طيبة.

الدارمي أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن. (١٤١٢هـ/٢٠٠٠م). **مسند الدارمي**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد. المملكة العربية السعودية: دار المغني للنشر والتوزيع.

الدولابی أبو بِشْر محمد بن أحمد. (١٤٢١هـ/٢٠٠٠م). **الكنى والأسماء**. ط١. تحقيق: أبو قتيبة نظر محمد الفاريابی. بيروت: دار ابن حزم.

الذهبي محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة**. ط١. تعليق: إمام برهان الدين أبي الوفاء إبراهيم بن محمد. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية، مؤسسة علوم القرآن.

الذهبي محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء والمتروكين**. ط ٢. تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الروياني أبو بكر محمد بن هارون. (١٤١٧هـ). **المسند**. ط١. تحقيق: أيمن علي أبو يماني. القاهرة: مؤسسة قرطبة.

سبط ابن العجمي برهان الدين الحلبي. (١٩٨٨م). **الاغتباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط**. ط ١.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

تحقيق: علاء الدين علي رضا. القاهرة: دار الحديث.

سبط ابن العجمي برهان الدين الحلبي. (١٩٨٦م). **التبيين لأسماء المدلسين**. ط ١. تحقيق: يحيى شفيق حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

سبط ابن العجمي برهان الدين الحلبي. (١٤٠٧هـ/١٩٨٧م). **الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث**. ط ١. المحقق: صبحي السامرائي. بيروت: عالم الكتب، مكتبة النهضة العربية.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد. (د.ت). **المعجم الأوسط**. د.ط. تحقيق: طارق بن عوض الله، عبد المحسن بن إبراهيم. القاهرة: دار الحرمين.

الطحاوي أبو جعفر أحمد بن محمد. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **شرح معاني الآثار**. ط.١. تحقيق: محمد زهري النجار ومحمد سيد جاد الحق. د.م: عالم الكتب.

الطيالسي أبو داود سليمان بن داود. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **مسند أبي داود الطيالسي**. ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن. مصر: دار هجر.

العجلي أحمد بن عبد الله. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **معرفة الثقات**. ط ١. تحقيق: عبد العليم عبد العظيم البستوي. المدينة المنورة. مكتبة الدار.

الكَسَّي عبد الحميد بن حميد. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **المنتخب من مسند عبد بن حميد**. ط١. تحقيق: صبحي البدري، محمود محمد خليل الصعيدي. القاهرة: مكتبة السنة.

مسلم بن الحجاج أبو الحسين النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

معمر بن أبي عمرو راشد الأزدي. (١٤٠٣هـ). **الجامع معمر بن راشد**. ط٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. باكستان: المجلس العلمي، بيروت: توزيع المكتب الإسلامي.

مغلطاي علاء الدين بن قليج. (١٤٢٢هـ/٢٠٠١ م). **إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط ١. تحقيق: أبو عبد الرحمٰن عادل بن محمد، أبو محمد أسامة بن إبراهيم. القاهرة: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com